تَعۡقِلُوۡنَ﴿﴾ (الانعام: ۱۵۱)

''اور جس کا خون کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو' ہاں مگر حق کے ساتھ۔ اس نے تم کو اس کا تاکیدی حکم دیا ہے تا کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو''۔

۴) ﴿وَلَقَدۡ وَصَّیۡنَا الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ وَاِیَّاکُمۡ اَنِ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ﴾ (النساء: ۱۳۱)

''اور واقعی ہم نے ان لوگوں کو بھی یہی حکم دیا تھا جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور اب تم کو بھی یہی تاکید کر رہے ہیں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو''۔

۵) ﴿وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ ......﴾ (العنکبوت: ۸' لقمان: ۱۴' الاحقاف: ۱۵)

''اور ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے''۔

۶) ﴿وَاَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمۡتُ حَیًّا﴿﴾﴾ (مریم: ۳۱)

''اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے جب تک میں زندہ رہوں''۔

۷) ﴿یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا شَہَادَۃُ بَیۡنِکُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ حِیۡنَ الۡوَصِیَّۃِ اثۡنٰنِ ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡکُمۡ ......﴾ (المائدۃ: ۱۰۶)

''اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت قریب آ جائے اور وہ وصیت کر رہا ہو تو شہادت کا نصاب یہ ہے کہ دو صاحب عدل آدمی گواہ بنائے جائیں جو تم میں سے ہوں......''

۸) ﴿فَمَنۡ خَافَ مِنۡ مُّوۡصٍ جَنَفًا اَوۡ اِثۡمًا فَاَصۡلَحَ بَیۡنَہُمۡ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡہِ ؕ﴾ (البقرۃ: ۱۸۲)

''ہاں جس شخص کو وصیّت کرنے والے کی جانب سے نادانستہ یا قصداً حق تلفی کے ارتکاب کا اندیشہ ہو' پھر یہ شخص متعلقین میں باہم مصالحت کرا دے تو اس پر کچھ گناہ نہیں''۔

۹) ﴿وَّصِیَّۃً لِّاَزۡوَاجِہِمۡ مَّتَاعًا اِلَی الۡحَوۡلِ غَیۡرَ اِخۡرَاجٍ ۚ﴾ (البقرۃ: ۲۴۰)

''وہ اپنی بیویوں کے بارے میں وصیّت کر جائیں کہ ایک سال تک ان کو نان ونفقہ دیا جائے اور وہ گھر سے نہ نکالی جائیں''۔

۱۰) ﴿یُوۡصِیۡکُمُ اللّٰہُ فِیۡۤ اَوۡلَادِکُمۡ ٭ لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ ۚ فَاِنۡ کُنَّ نِسَآءً فَوۡقَ اثۡنَتَیۡنِ فَلَہُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ ۚ وَاِنۡ کَانَتۡ وَاحِدَۃً فَلَہَا النِّصۡفُ ؕ

© rasailojaraid
© rasailojaraid

وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ ۚ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴿۱۱﴾ (النساء:۱۱)

''اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں کہ مرد کا حصّہ دو عورتوں کے حصّہ کے برابر ہے۔ اور اگر (میّت کی وارث) دو سے زیادہ لڑکیاں ہوں تو ان لڑکیوں کو دو تہائی ملے گا اس مال کا جو مورث چھوڑ مرا ہے۔ اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کو نصف ملے گا۔ اگر میّت صاحب اولاد ہو تو اس کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے ترکہ میں سے چھٹا حصّہ ہے اور اگر میّت کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو ایک تہائی حصّہ ملے گا۔ اور اگر میّت کے بھائی بہن بھی ہوں تو اس کی ماں کو چھٹا حصّہ ملے گا (یہ سب حصے اُس وقت نکالے جائیں گے) جبکہ وصیّت جو میّت نے کی ہو پوری کر دی جائے اور قرض جو اُس پر ہو ادا کر دیا جائے۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد میں سے کون سا شخص فائدہ پہنچانے میں تم سے قریب تر ہے۔ یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے علم اور حکمت والا ہے''۔

© rasailojaraid.com

احادیث سے وصیّت کی اہمیّت کافی واضح ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبویؐ ہے:

۱) حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں بہت زیادہ بیمار تھا۔ میرے پاس رسول اللہ ﷺ آئے۔ میں نے آپؐ سے پوچھا کہ بے شک میرے پاس بہت زیادہ مال ہے جبکہ میرا کوئی وارث نہیں' ہاں صرف ایک بیٹی ہے' کیا میں اپنا پورا مال وصیت کر جاؤں؟ آپؐ نے جواب دیا کہ ''نہیں' بلکہ ایک تہائی مال کی وصیّت کرو''۔ جب میں نے دوبارہ سوال کیا تو آپؐ نے پھر وہی جواب دیا اور کہا کہ: ''ایک تہائی بہت زیادہ ہے''۔(۲)

۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

© rasailojaraid.com

''ایک تہائی بہت زیادہ اور بڑا حصہ ہے''۔ (۳)

۳) آنحضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''ترکہ وراثت کو دیناروں میں تقسیم نہ کرو''۔ (۴)

۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے مجھے ہمسائے کے بارے میں اتنی وصیت کی کہ مجھے اس کے وراثت میں حصہ دار ہونے کا گمان ہونے لگا''۔ (۵)

۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہر مسلمان پر یہ واجب ہے کہ اگر اس کے پاس کوئی (قابل وصیت) چیز ہے تو دو راتیں گزرنے سے پہلے اس کے بارے میں تحریری وصیّت کر لے۔ (۶)

۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اگر آدمی مرضِ موت میں مبتلا ہو تو مرنے سے پہلے وصیت کر جائے۔ (۷)

© rasailojaraid.c

۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک ایک آدمی ستر سال تک ٹھیک عمل کرتا ہے اور وصیّت کرتے وقت اسے خوف محسوس ہوتا ہے اور وہ برائی کا مرتکب ہو جاتا ہے تو اسے دوزخ میں داخل کر دیا جائے گا' اور اگر ایک آدمی ستر سال سے بُرے عمل کرتا ہے مگر وصیّت میں عدل کو پیش نظر رکھتا ہے' پھر وہ عمل خیر کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا''۔ (۸)

یہ تمام احادیث قانونِ وراثت کے نزول سے پہلے کی ہیں جن میں آپؐ نے وصیّت کی اہمیّت کو ظاہر کیا تھا۔ مگر قانونِ وراثت کے نازل ہونے کے بعد وصیّت کی کچھ حدود و قیود مقرر ہوئیں۔ شریعت اسلامیہ کا حکم ہے کہ جب کوئی شخص فوت ہو جائے تو تجہیز و تکفین کے بعد سب سے پہلے اس کا قرض ادا کیا جائے۔ بعد ازاں اس کی وصیّت پر عمل کیا جائے گا اور اس کے بقیہ ترکہ کو وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ قرض کی ادائیگی کا مقدم ہونا تو عین انصاف ہے اور شریعت نے وصیّت کی حدود و قیود عائد کر دیں اور وارثوں کے لئے وصیّت کو باطل کر دیا۔ (۹) جیسا کہ حدیثِ نبویؐ ہے:

© rasailojaraid.c

''حضرت ابوأمامہ الباہلیؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ حجۃ الوداع میں فرماتے سنا کہ: ''بے شک اللہ نے ہر حق دار کا حصّہ مقرر کر دیا۔ پس وارثوں کے لئے وصیّت جائز نہیں''۔ (۱۰) جعفر محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''ورثاء کے حق میں وصیّت باطل ہے''۔ (۱۱) اسی طرح جابر بن عبداللہ کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''قاتل کے بارے میں کوئی وصیت نہیں''۔ (۱۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت کوئی درہم و دینار ورثے میں نہیں چھوڑے اور نہ کوئی بکری اور اونٹ، نہ ہی کسی چیز (مال و جائیداد وغیرہ) کی وصیّت کی''۔ (۱۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی وفات کے وقت نماز اور غلاموں سے حسنِ سلوک کی وصیّت کی۔ (۱۴)

وصیّت موت کے بعد ملکیت کے تصرف کا اختیار ہے جبکہ مرنے والا اپنا اختیار ملکیت ضائع کر دیتا ہے۔ کتاب اللہ، سنت رسول ﷺ اور اجماع سے اس کے جواز کی دلیلیں ملتی ہیں۔ (۱۵)

وصیّت کے چار ارکان ہیں:

۱) وصیّت کرنے والا (مُوصی)

۲) جس کے لئے وصیّت کی جائے (مُوصیٰ لہٗ)

۳) جس چیز کی وصیّت کی جائے (موصیٰ بہٖ)

۴) صیغہ (۱۶)

الجزیری کے مطابق وصیّت میں ایجاب قبول سے پہلے باطل ہو جاتا ہے۔ (۱۷) جبکہ المرغینانی کے مطابق ایجاب وصیّت کرنے والے کی جانب سے ایک ضروری رکن ہے، اور جہاں تک قبول کا تعلق ہے یہ شرط نہیں ہے۔ (۱۸) اس کی دلیل قرآن کی یہ آیت ہے: ﴿وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۝﴾ (النجم: ۳۹) ''بے شک ہر انسان کے لئے اتنا ہی ہے جتنی اس نے کوشش کی''۔ ہاں البتہ ایجاب قبول کے موافق ہونا

© rasailojaraid.co
© rasailojaraid.co
© rasailojaraid

ضروری ہے۔[19] وصیت کرنے والے کا بالاتفاق ملکیت پر تصرف کا حق ہونا ضروری ہے۔ اگر وہ اپنی وصیت سے رجوع کر لے یا وصیّت کرنے کے بعد باطل کر دے تو یہ جائز ہے۔[20] اس بات پر بھی ائمہ کا اتفاق ہے کہ ورثاء کے حق میں وصیت باطل ہے۔[21] جس شخص کے لئے وصیّت کی جا رہی ہے اس کا موجود ہونا ضروری ہے۔ موصیٰ لہ کا مسلم ہونا یا اہل وطن ہونا شرط نہیں ہے۔ خیال رہے کہ موصیٰ لہ ملکیت کی چیز نہ ہو اور نہ ہی مجہول ہو۔[22] اسی طرح ان گنت لوگوں کے حق میں وصیت باطل ہوتی ہے۔

امام محمدؒ نے ''الاملاء'' میں لکھا ہے کہ اگر کوئی آدمی وصیت میں کہے کہ میرا تہائی مال پڑوسیوں کے لئے ہے تو وصیّت درست ہو گی۔[23] جس چیز کی وصیت کی جا رہی ہے اس کا مال ہونا اور قائم و مطلق ہونا ضروری ہے۔[24] اگر موصی بہ کی مقدار متعین نہ ہو تو اس میں فقہاء کا ابہام ہے کہ حساب کر کے مقدار کا تعین کیا جائے۔ وصیت ایک تہائی ترکہ سے زیادہ کی نہ ہو۔ وارث نہ ہوں تو کل مال کی وصیت بھی جائز ہے اور ورثاء کی اجازت سے ایک تہائی سے زیادہ مال کی وصیت جائز ہو جاتی ہے۔ اگر بعض ورثاء اجازت نہ دیں تو وارث کے حصہ کی وصیت قدرے جائز ہو گی اور رد کرنے والوں کے حصوں سے وصیّت باطل ہو گی۔ دوسرے کے مال کی نسبت وصیت کرتے ہوئے آدمی کا موت سے پہلے اجازت لینا ضروری ہے۔ منافع کے بارے میں وصیّت کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر موصی کا کوئی اور مال موصیٰ بہ کے سوا نہ ہو تو موصیٰ لہ کو موصیٰ بہ کا ایک تہائی ملے گا اور باقی تہائی وارثوں کو ملے گا خواہ ایک وصیّت ہو یا اکٹھی کئی وصیتیں کی جائیں۔

اگر جملہ وصیتیں اللہ کے لئے ہوں تو یہ دونوں حالتوں سے خالی نہ ہوں گی۔ یا تو وصیتیں فرائض، واجبات یا نوافل ہوں گی یا فرائض، واجبات، نوافل سبھی اقسام کی ملی جلی ہوں گی۔ اگر جملہ وصیتیں ایک جیسے فرائض ہوں تو انہیں پہلے نافذ کیا جائے گا۔ بعد میں نوافل ادا ہوں گے۔[25]

© rasailojaraid.com

وصیّت ایسے طور پر ہونی چاہئے جس سے مستحق رشتہ داروں کے حقوق تلف نہ ہوں۔ (۲۶) موصی کے رجوع کرنے یا مجنون ہو جانے سے وصیّت باطل ہو جائے گی۔ (۲۷) اسی طرح اگر موصیٰ بہ کوئی متعین چیز نہ ہو تو پھر بھی وصیت باطل ہو جائے گی۔ اسی طرح ایک تہائی سے زیادہ وصیّت بھی باطل ہو گی۔ وصیّت کے ذریعے اگر ورثاء کے حصوں میں کمی بیشی کر دی جائے تو بھی وصیّت باطل ہو گی۔ کیونکہ قرآن نے وارثوں کے حصے خود مقرر کیے ہیں۔ (۲۸)

اسلام میں قانونِ وصیّت کے نفاذ سے مقصود یہ رجحان پیدا کرنا ہے کہ مسلمانوں کی جائیداد میں ان کے دوسرے بھائی بھی شامل ہیں۔ جن دوست' احباب' عزیز و اقربا اور غربا کو انسان زندگی میں دیتا رہتا ہے ان کو مرنے کے بعد بھی اس کی جائیداد سے کچھ حصہ مل جائے تاکہ قانون اسلامی کسی طرح بھی فطرت انسانی کے خلاف نہ رہے۔

قرآن کے احکامِ وصیّت کے نفاذ سے بہت سی پوشیدہ حکمتیں اور مصلحتیں واقع ہوتی ہیں۔ آیاتِ میراث میں وصیّت کی بار بار تاکید اس بات کی متقاضی ہے کہ جہاں اسلامی قانونِ وراثت جاری ہو وہاں لازماً اسلامی قانون وصیّت بھی نافذ ہو' بلکہ سچ تو یہ ہے کہ وراثت کے ساتھ ساتھ وصیّت کا قانون نافذ نہ کرنا صریحاً احکام قرآنی کی خلاف ورزی ہے۔ اسی قانون کی جو توضیح رسول اللہ ﷺ نے کی' یعنی وارث کے لئے وصیّت جائز نہیں اور ایک تہائی تک وصیّت کی جائے' اس کا مقصد یہ ہے کہ کسی حق دار کے ساتھ وصیّت کر کے ظلم کرنے کی کوشش نہ کی جائے' ہاں اگر کوئی قانونی حیلہ کی آڑ میں اس اختیار کا غلط استعمال کرے تو باقی ممبران خاندان اس کی اصلاح کریں یا اسلامی عدالت سے رجوع کر کے اس سقم کو درست کیا جائے۔ (۲۹)

حوالہ جات

۱) الراغب الاصفهانی' معجم مفردات الفاظ القرآن' ص ۵٤۲' مكتبة مرتضوية لاحياء الآثار الجعفرية ۔۔۔ بدون تاريخ۔ والجوهری العلامة ' الشيخ عبد الله اسماعيل' الصحاح فی اللغة والعلوم' ج ۲' ص ٦۹٥۔ دار الحضارة العربية' بيروت

© rasailojaraid.com

١٩٧٤ء ومختار القاموس على طريق مختار الصحاح والمصباح والمنير، ص ٦٦٠، عيسى البابى الحلبى، الطبعة الاولى، ١٩٦٤ء وابن منظور العلامة، ابو الفضل جمال الدين محمد بن مكرم، لسان العرب، ج١٥، ص ٣٢٠، دار احياء التراث العربى، بيروت، بدون تاريخ ـ والزبيدى، محمد مرتضى الحسينى والواسطى الحنفى، محب الدين ابى فيضى، تاج العروس من جواهر القاموس، ج٣، ص ٨٩ ـ ومحمد فريد وجدى، دائره معارف القرآن، ج٢٠، ص ٧٨٦ ـ دار المعرفت بيروت، بدون تاريخ ـ والعلامة اللغوى، معجم متن اللغة، احمد رضا بيروت، ١٩٥٨ء ـ والجزيرى، عبدالرحمن بن محمد عوفى، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة، ج٣، ص ٢٥٠، المكتبة دار احياء التراث العربى، الطبعة الثانية، ١٩٩٨ء ـ والقرطبى، احمد بن رشد بن ابواسيد محمد، بداية المجتهد ونهاية المقتصد، ج١، ص ٣٣٦ ـ مكتبه مصطفى البابى الحلبى واولاده، بدون تاريخ

٢) ابو عيسى محمد بن عيسى الترمذى، الجامع الصحيح وهو السنن الترمذى، ج٤، ص ٥٣٠، دار عمران بيروت بدون تاريخ

٣) البخارى، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل، صحيح البخارى، ج٢، ص ٢٢٣٩، دار ابن كثير، دمشق ـ ومسند احمد ج٢، ص ٤٤٨ الطبعة الرابعة ١٩٩٠ء

٤) احمد بن حنبل، الامام، مسند الامام احمد بن حنبل، ج٢، ص ٢٧٣، مكتبة دار الباز مكة المكرمة، الطبعة الثانية...... ١٩٩٣ء

٥) المرجع السابق، ج٢، ص ٤٤٨

٦) البخارى، صحيح البخارى، ج٢، ص ٢٢٣٩

٧) الدارقطنى، على بن عمر، سنن دار القطنى، ج٢، ص ١٥١، دار احياء التراث العربى ١٩٩٣ء

٨) القزوينى، ابو عبد الله محمد بن يزيد، سنن ابن ماجه، ج٢، ص ٢٢، دار الحديث القاهرة، بدون تاريخ

٩) مودودى، ابوالاعلىٰ، تفهيم القرآن، ج١، ص ٣٢٩، مكتبه تعمير انسانيت لاهور ١٩٨٥ء و اصغر حسين، سيد، اسلامى قانون وراثت و وصيّت، ص ٥٢، اداره اسلاميات انار كلى ١٩٨٠ء

١٠) الترمذى، الجامع الصحيح، ج٤، ص ٥٣٠

١١) الدارقطنى، سنن دارقطنى، ج٢، ص ١٥٢

١٢) القزوينى، سنن ابن ماجه، ج٢، ص ٢٢

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

١٣) المرجع السابق' ٢٢/٢

١٤) المرجع السابق' ج٢' ص ٢٣

١٥) الكاسانی' ابو بكر بن مسعود' علاء الدين' الامام' بدائع الصنائع' ج٧' ص٣٢٩' ٣٣٠- المكتبة الحبيبيه كانسی روڈ كوئٹه ١٩٨٩ء

١٦) المرغينانی' ابو الحسن علی بن ابی بكر' برهان الدين' الهدايه شرح بداية المبتدی جزء ٨' ص ٢٤٢- ادارة القرآن والعلوم الاسلامية باكستان ١٤١٧-

١٧) الجزيری' كتاب الفقه' ج٣' ص ٢٥١

١٨) المرغينانی' الهدايه' ج٤' جزء ٨' ص ٢٤٢

١٩) الجزيری' كتاب الفقه' ج٣' ص ٣٥٨

٢٠) القرطبی' بداية المجتهد' ج١' ص ٣٣٥ تا ٣٣٦

٢١) النووی' عيسٰی بن شرف زكريا' ابو الشيخ محمد الشيربنی' مغنی المحتاج معرفة معانی الفاظ علی متن المنهاج' ج٣' ص ٣٩- دار احياء التراث العربی' بيروت' بدون تاريخ

٢٢) الكاسانی' بدائع الصنائع' ج٧' ص ٣٣٥ تا ٣٥٢

٢٣) المرجع السابق' ج٧' ص ٣٣٥ تا ٣٥٢- والشافعیِ' محمد بن ادريس' كتاب الام' ج٤' ص ٣٩ دار المعرفت بيروت' بدون تاريخ

٢٤) ابن عابدين (المحقق محمد امين) حاشيه رد المحتار علی الدر المختار شرح تنوير الابصار فی فقه للامام ابی حنيفه النعمانی' ج٦' ص ٦٩٢' المكتبة التجارية مصطفی احمد الباز' مكة المكرمة' بدون تاريخ

٢٥) الكاسانی' بدائع الصنائع' ج٨' ص ٣٥٨ تا ٣٧٨

٢٦) مودودی' تفهيم القرآن' ج١' ص ٣٢٩

٢٧) المرغينانی' الهدايه' ج٨' ص ٢٢٧' ٢٢٨

٢٨) الكاسانی' بدائع الصنائع' ج٧' ص ٣٩٤

٢٩) احمد يار' حافظ' يتيم پوتے كی وراثت كا مسئله' شعبه اسلاميات' پنجاب يونيورسٹی' لاهور ١٩٥٤ء

© rasailojaraid.com

تاریخ کے بدترین دہشت گرد کون؟ (۲)

مسلمان یا عیسائی؟؟

ریاض الحسن نوری ☆

امریکہ میں قتل عام

انگریزی نسل کے امریکیوں کے وہاں کی مقامی آبادی کے بارے میں کیا خیالات تھے (یعنی ریڈ انڈینز کے متعلق) نوبل انعام یافتہ برٹرینڈ رسل لکھتا ہے:

The attitude of the Americians of English descent to the Red Indians was very different, as is shown in their saying: "The only good Indian is a dead Indian".

''انگریز نسل کے امریکیوں کا ریڈ انڈینز کے متعلق جو رویہ تھا وہ ان کے اس مقولے سے واضح ہو جاتا ہے کہ اچھا ریڈ انڈین صرف وہی ہے جو مُردہ ہو''۔ (۱۶)

یوں امریکہ کے اصلی باشندے یعنی ریڈ انڈین رفتہ رفتہ سب قتل کر دیئے گئے۔ اب وہاں قدیم باشندہ شاذ و نادر ہی نظر آتا ہے۔ ہمارے مضمون میں دیئے گئے واقعات سے ثابت ہو جاتا ہے کہ دہشت گردی، ظلم، ہیروئن بنانے اور اس سے روپیہ کمانے کی ذمہ دار مغربی حکومتیں ہیں۔ یہ ظلم کے استاد ہیں، دنیا میں ہر قسم کے جرائم پھیلانے کے بھی یہی ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے پٹھانوں کو ہیروئن بنانی سکھائی، پٹھانوں کے پاس یہ علم نہ تھا۔

قرونِ وسطیٰ میں یہودیوں کا قتل عام

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس، جلد ۱۲، مطبوعہ نیویارک کے صفحات ۳۵۷، ۳۵۸ سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۱۷۹ء میں پوپ الیگزینڈر سوم نے عیسائیوں کو کم سود

☆ مشیر وفاقی شرعی عدالت و ریسرچ سکالر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ۔

© rasailojaraid.com